Two on a Tower

Thomas Hardy

ٹو آن اے ٹاور

ٹامس ہارڈی

سید عرفان علی ڈوٹ کوم

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

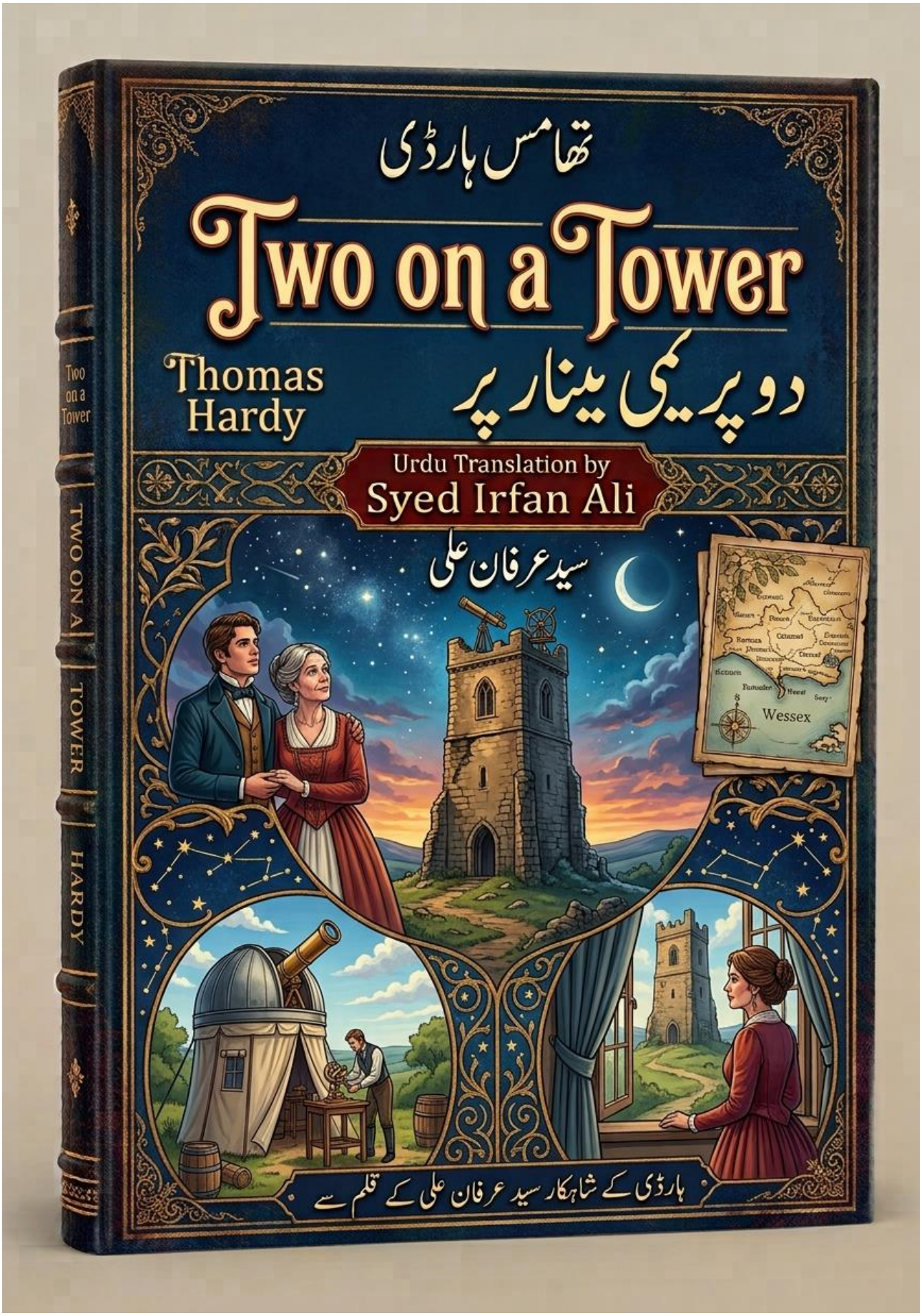
تھامس ہارڈی
Two on a Tower
Thomas Hardy
دو پریمی مینار پر
Urdu Translation by
Syed Irfan Ali
سید عرفان علی
Wessex
ہارڈی کے شاہکار سید عرفان علی کے قلم سے
Two on a Tower
TWO ON A TOWER
HARDY

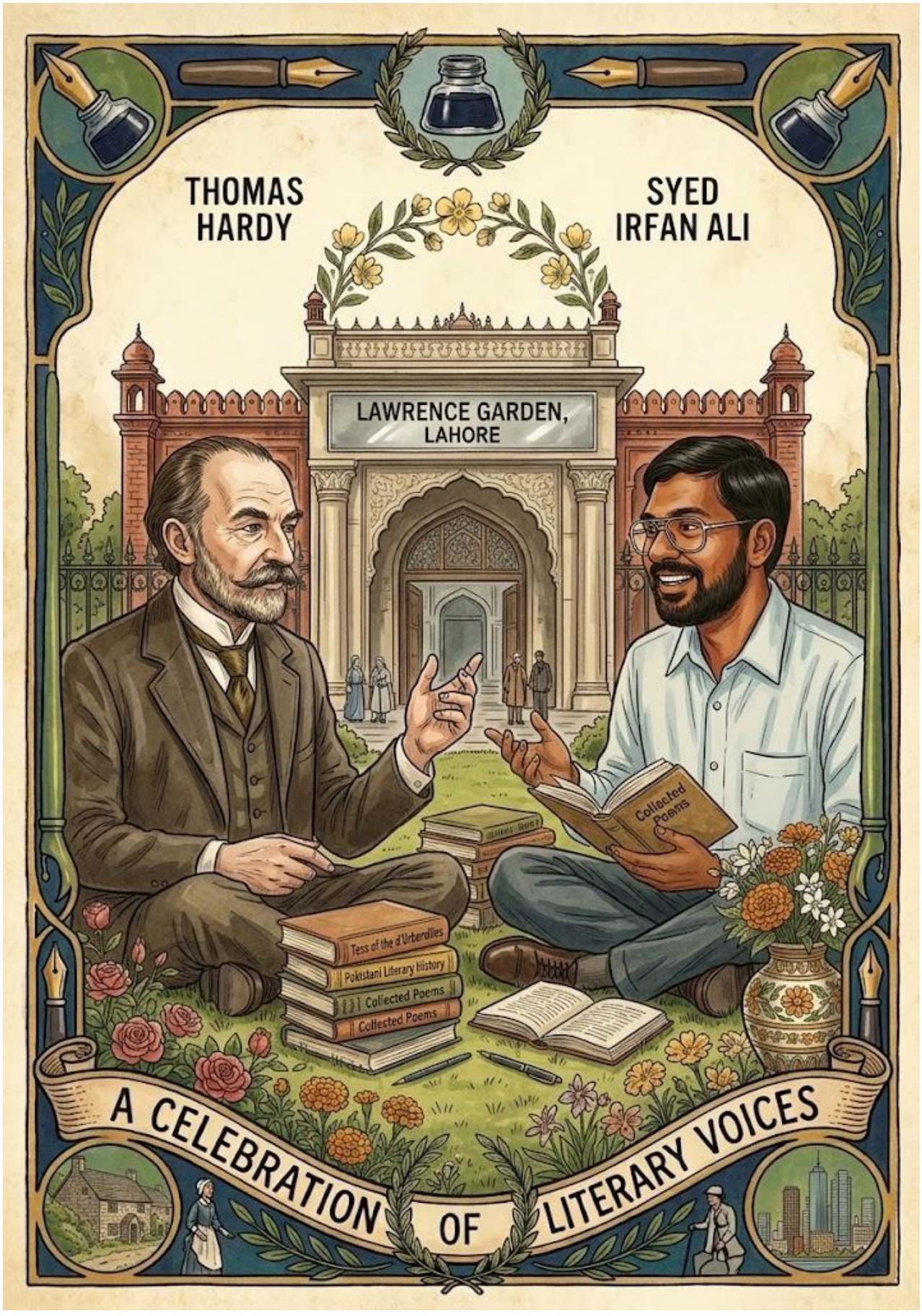
THOMAS HARDY
SYED IRFAN ALI
LAWRENCE GARDEN, LAHORE
Collected Poems
Tess of the d'Urbervilles
Pakistani Literary history
Collected Poems
Collected Poems
A CELEBRATION OF LITERARY VOICES

تاریخ ساز ادب کا سفر ٹامس ہارڈی تک پہنچ گیا

تمام کتب کے اردو تراجم سید عرفان علی کے قلم سے

No.	تاریخ ساز پیریڈ	ادوار
1.	**The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE)	Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE) Classical Greek Period (800-200 BCE) Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE) Patristic Period (c.70 CE-455 CE)
2.	**The Medieval Period** (455 CE-1485 CE)	The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE) The Middle English Period (c.1066-1450 CE)
3.	**The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE)	Early Tudor Period (1485-1558) Elizabethan Period (1558-1603) Jacobean Period(1603-1625) Caroline Age (1625-1649) Commonwealth Period/ Puritan Interregnum(1649-1660)
4.	**The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE)	Restoration Period (1660-1700) The Augustan Age (1700-1750) The Age of Johnson (1750-1790)
5.	**The Romantic Period** (1790-1830 CE)	Romantic poets & Gothic writings
6.	**The Victorian Period and the 19th Century** (1832-1901 CE)	Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence.
	ٹامس ہارڈی کے عظیم ناول ٹو آن اے ٹاور اٹھارہ سو بیاسی	
7.	**The Modern Period** (1914-1945 CE)	Modernist Writers, Realism, etc.
8.	The Postmodern Period (1945 – onward)	Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc.

Two on a Tower
Lady Viviette
Swithin St. Cleeve
Sir Blount
Tabitha Lark

ناول کے کردار

Swithin St Cleve	سوئدن	خوبصورت نوجوان۔ علم فلکیات کا بے حد شوقین۔
Sir Bount Constantine	کونسٹن ٹین	جاگیر دار۔ لیڈی وی ویٹ کا شوہر۔
Lady Viviette Constantine	وی ویٹ	جاگیر دار کونس ٹن ٹین کی حسین بیوی۔ اپنے شوہر کے بہت عرصے تک افریقہ سے واپس نہ آنے کے بعد سے محبت کرنے لگتی ہے۔
Louis Glanville	لوئس	وی ویٹ کا بھائی
Dr Helmsdale	ڈاکٹر ہیمس ڈیل	بشپ

Two on a Tower – Thomas Hardy

ٹو آن اے ٹاور

موسم سرما کی ابتدا ہو چکی ہے مگر ابھی زیادہ سردی نہیں۔ شام کا وقت ہے۔ ویسکس نامی علاقے میں ایک پہاڑی کے نزدیک بگھی رکی۔ کوچوان نیچے اتر کر بگھی میں موجود خاتون کے پاس گیا، جس کی عمر انیتس سال کے قریب تھی۔

چھوٹی کھڑکی سے جھانکتے ہوئے عورت نے ایک سمت اشارہ کیا تو کوچوان نے بھی اس طرف دیکھا۔

وہ دونوں درختوں کے درمیان موجود پہاڑی کو دیکھ رہے تھے۔

جو چیز سب سے زیادہ توجہ حاصل کر رہی تھی وہ درختوں کے درمیان موجود ایک بلند مینار تھا۔

خاتون لیڈی وی ویٹ کی خواہش تھی کہ وہاں تک پہنچا جائے۔ مگر کوچوان نے کہا کہ بارشوں کی وجہ سے بہت زیادہ کیچڑ ہے۔ مزید آگے جانا ممکن نہیں، تو دونوں واپس گھر چلے گئے۔ مگر چند دن بعد دوبارہ پھر اس جگہ سے گزر ہوا تو وی ویٹ نے دوبارہ کوچوان سے کہا، Nobbs وہاں تک پہنچنے کا کوئی تو راستہ ہو گا۔

جواب آیا کہ صرف خشک موسم میں وہاں تک جانا ممکن ہے۔

وی ویٹ نے لاپرواہی سے کہا، ٹھیک ہے۔ مگر مجھے یاد دلانا کہ وہاں جانا ہے۔ واپس جاتے ہوئے وی ویٹ کی آنکھیں پہاڑی پر موجود سرسبز و شاداب درخت اور چوٹی پر واقع مینار کو دیکھتی رہیں۔

بہت عرصہ گزرنے کے بعد فروری کا مہینہ آگیا۔ زمین خشک ہو چکی تھی اور بگھی اسی پہاڑی کی سمت جا رہی تھی۔ اگرچہ وہ علاقہ بھی اس کے شوہر کی ملکیت تھا مگر اس جگہ کا پہلے کبھی بھی معائنہ نہیں کر سکی تھی۔ اس کے شوہر کے پڑدادا نے بہت پہلے اسے تعمیر کروایا تھا، جو بہت بڑے افسر تھے اور امریکہ کے ساتھ جنگ کے دوران شہید ہوئے۔ اسے نہ اپنے شوہر سے دلچسپی تھی نہ ان کے بزرگوں کے ساتھ۔ بس اس جگہ کو دیکھنے کا ایک تجسس تھا۔ اپنی بوریت سے بھرپور زندگی میں دلچسپی نکالنے کا ایک بہانہ۔ اس نے سن رکھا تھا کہ بلند مینار سے چار اضلاع کا معائنہ کیا جا سکتا ہے۔ کچھ اس کا تعلق رومن کے ساتھ جوڑتے تھے، کچھ کے نزدیک یہ برطانوی قلعہ تھا۔ جبکہ باقی قسم کھاتے تھے کہ یہ جگہ سیکسن کے زیر استعمال رہی۔

وی ویٹ اس مینار تک پہنچ گئی، شاندار طریقے سے تعمیر کیا گیا تھا۔ درمیان میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ تھوڑا اوپر جانے کے بعد سورج کی روشنی آنے سے منظر بہت حسین ہو گیا۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ شکار کے موسم کے علاوہ یہاں کوئی نہیں آتا ہو گا، اسی لئے کچھ شرمائے ہوئے پرندوں، خرگوشوں اور گلہریوں نے اس جگہ کو پسند کر لیا تھا۔ جس مینار کے چاروں طرف سو ایکڑ تک کاشت کاری ہوتی ہو وہاں کسی کا دھیان کیسے جا سکتا ہے۔ اگر کبھی رنگ و روغن کیا بھی گیا تھا تو وہ اب موجود نہ تھا۔ پتھر کی ایک میز پر کچھ لکھا گیا تھا، مگر تحریر بھی مٹ چکی تھی۔ ایک کاغذ نظر آیا مگر اس پر کچھ نہیں لکھا گیا تھا۔ سوچنے لگی، اس کا مطلب ہے یہاں کوئی پہلے بھی آیا ہے۔

مینار کی چھت پر پہنچ گئی۔ عورت ہونے کی وجہ سے سوچ میں پڑ گئی کہ آگے جاؤں یا واپس۔ دروازہ کھلا تھا تو ہمت کرتے ہوئے پیر سے اسے مکمل کھول دیا۔ بہت بلندی سے نظر آتا ہوا خوبصورت آسمان اور مینار کے چاروں جانب بنی ہوئی خوبصورت دیوار دل خوش ہو گیا۔ سامنے ایک بیس سال کا لڑکا سٹول پر بیٹھا ہوا تھا، جس کے سامنے اسٹینڈ پر ایک دوربین لگی ہوئی تھی اور مکمل توجہ کے ساتھ آسمان کا مشاہدہ کرنے میں مصروف تھا۔ اسے کسی انسان کی موجودگی کا احساس تو ہوا مگر پھر بھی ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے مسلسل آسمان کو دیکھتا رہا۔ وی ویٹ کو اعتماد تھا کہ وہ جس جگہ کھڑی ہے وہ اسی کی ملکیت ہے۔ وہ نوجوان اتنا خوبصورت دکھائی دے رہا تھا جیسے قدرت کا شاہکار ہو۔ چہرے پر تازگی اور خوبصورتی، بال ہوا میں لہرا رہے تھے۔ تمام دنیا کو فراموش کرتے ہوئے آسمان کو دیکھ رہا تھا۔

وی ویٹ نے پوچھا کیا دیکھ رہے ہو۔

اس نے جواب دیا ایک شاندار تباہی کا منظر، سورج میں طوفان برپا ہے۔

وی ویٹ نے پوچھا کہ کیا ہمیں اس کا نقصان پہنچے گا۔

جواب آیا نہیں۔ پھر محسوس ہونے کے بعد کہ کوئی اجنبی اس کے پاس موجود ہے وی ویٹ کی طرف دیکھا۔ معافی مانگتے ہوئے کہنے لگا کہ توجہ سورج کی طرف تھی، پہلی مرتبہ ایسا شاندار نظارہ دیکھ رہا تھا۔ کیا آپ دیکھنا پسند کریں گی۔ یہ آنکھوں پر لگانے کے بعد نقصان نہیں ہو گا۔ وی ویٹ نے دیکھا تو واقعی سورج پر طوفان آرہا تھا۔ پہلی مرتبہ ایسا نظارہ دیکھا تھا۔ پھر وی ویٹ نے پوچھا کیا تمہیں علم ہے کہ یہ مینار میری ملکیت ہے۔

سوئدن نے کہا اوہو پھر تو آپ یقینی طور پر Lady Viviette Constantine ہوں گی۔ Sir Bount Constantine کی بیگم صاحبہ۔

جواب آیا ہاں، میں ہی ہوں۔

سوئدن نے کہا کہ میں نے آپ کے مینار پر قدم رکھا جس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔ قریب ہی ہماری رہائش گاہ ہے۔ اس مینار کی چابی میرے بزرگوں کو دی گئی تھی تاکہ اس کی حفاظت کریں۔ مگر میری زندگی میں کبھی بھی اس کے بارے میں نہیں پوچھا گیا۔

وی ویٹ نے ہنستے ہوئے کہا کہ اس کا مطلب یہ تو نہیں کہ تم اسے اپنی ملکیت قرار دے دو۔ یہ دیکھو میز، کرسی اور دوربین بھی موجود ہے۔ سوئدن نے کہا کہ معافی چاہتا ہوں۔ تو پوچھا گیا کہ کیا روزانہ یہاں پر آتے ہو۔

سوئدن نے جواب دیا کچھ عرصے سے میں بلند مقام حاصل کرنے کا خواہشمند ہوں تاکہ ملک کے بہترین ماہر فلکیات میں شامل ہو سکوں۔ مگر میری زندگی تو مختصر ہے اور علم فلکیات بہت وسیع۔ اور جس دوربین پر میں کام کرتا ہوں وہ بھی بہت معمولی ہے۔ اگر آپ برا نہ منائیں تو مجھے یہاں کام کرنے کی اجازت دے دیں، میں آپ کو کرایہ ادا کر دیا کروں گا۔ ایک دو سالوں میں میں آپ کی یہ جگہ خالی کر دوں گا۔

وی ویٹ غور سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔ ایک خوبصورت، صاف گفتگو کرنے والا ایسا انسان جسے بلند مرتبہ حاصل کرنے کی خواہش تھی، اگرچہ کمائی کا کوئی ذریعہ نہ تھا مگر پھر بھی کرایہ ادا کرنے کی بات کر رہا تھا۔ وی ویٹ نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے۔

جواب آیا Swithin St Cleve۔

وی ویٹ نے سوئدن اور اس کے کام میں دلچسپی لی،

کہنے لگی کہ پہلی مرتبہ میں نے آسمان کا مشاہدہ کیا ہے مجھے اچھا لگا۔

سوئدن نے جواب دیا کہ کسی بھی رات جب آسمان صاف ہو تو آپ تشریف لائیں، آسمان کے دلفریب نظارے آپ کو خوش آمدید کہیں گے۔ وی ویٹ نے ہنستے ہوئے کہا میں چلتی ہوں، آپ اپنے آسمان میں موجود طوفانی نظاروں کے مشاہدات کو جاری رکھیں۔

وہاں سے واپسی کے بعد مختلف لوگوں سے اس سوئدن اور اس کے خاندان کے بارے میں معلومات حاصل کرتی رہی۔ پتہ چلا کہ اس سوئدن کا باپ ایک پڑھا لکھا پادری تھا، گاؤں کی معمولی وی ویٹ سے محبت کی شادی کرلی۔ دونوں کے مرنے کے بعد بوڑھی دادی نے اس سوئدن کی پرورش کی۔ پڑھا لکھا ہے۔

پھر اپنے آئے ہوئے خطوط کو پڑھنا شروع کیا، جس میں لندن کا ایک خط پڑھ کر وہ پریشان ہوگئی۔ نیک انسان Mr. Torkingham سے مشورہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو میرے تمام حالات کا علم ہے۔ میرا شوہر اچھا انسان نہیں تھا، ہمیشہ مجھے تنگ کرنے کی کوشش کی، میری خوشیوں سے حسد کرتا تھا۔

جواب آیا کہ مجھے آپ کے شوہر کے کردار کے بارے میں علم ہے۔

وی ویٹ نے بات جاری رکھی کہ میں نے کبھی اسے شکایت کا موقع نہیں دیا مگر شادی کے تین سال بعد ہی جبکہ ہماری کوئی اولاد بھی نہیں تھی، وہ مجھے تنہا چھوڑ کر افریقہ کے جنگلات میں شکار کے لئے چلا گیا۔ انسانوں سے زیادہ شیروں میں اسے دلچسپی تھی۔ جانے سے پہلے اس نے مجھے ایک طویل لیکچر دیا۔ تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اسے مجھ پر اعتبار نہیں ہے اور میں ہمیشہ مردوں سے دور رہوں گی، تنہا زندگی گزاروں گی۔ کبھی کسی کی دعوت میں بھی شرکت نہیں کروں گی۔ اگر دعوت دی گئی تو انکار کردوں گی۔ بلکہ یہاں تک کہ تمام معاشرے سے اپنے آپ کو جدا کرلوں گی۔ میں نے کچھ طنزیہ جملے جواب میں ادا کئے جس پر اس نے کہا کہ دیکھو تم نے قسم کھائی ہے اپنی قسم کو نبھانا پڑے گا۔ دیکھیں اب مجھے اپنے شوہر کے بارے میں دو سال سے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ میں تو تصور بھی نہیں کرسکتی تھی کہ وہ دو سال تک غائب رہ سکتا ہے۔ جتنی تنہا اور تکلیف دے زندگی میں نے بسر کی وہ صرف میں ہی جانتی ہوں۔ تمام دنیا سے علیحدہ زندگی گزارنا بہت ہی مشکل کام ہے۔ آپ مشورہ دیں کہ کیا مجھے اپنے شوہر سے کیا گیا وعدہ توڑنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

Mr. Torkingham نے سوال کیا کہ قسم آپ نے اپنی مرضی سے کھائی تھی یا زبردستی آپ سے کہلوائی گئی تھی، آپ پر سختی کی گئی تھی۔ اگر یہ آپ نے اپنی مرضی سے کھائی تھی تو اسے نبھانا آپ کو آپ کی اپنی نظروں میں

بہت بلند کر دے گا۔ انسان کو یہ تو اختیار حاصل ہے کہ وہ کسی چیز کے لئے وعدہ نہ کرے، قسم نہ کھائے، تاکہ اس صورت میں وعدہ خلافی کا امکان ہی باقی نہ رہے۔ موجودہ حالات کے بارے میں آپ اپنے شوہر کو آگاہ کیوں نہیں کرتیں تاکہ وہ آپ کو آزاد کر دے۔ وی ویٹ نے جواب دیا کہ ایک تو مجھے کوئی علم نہیں کہ میرا شوہر کہاں ہے اور دوسرے مجھے تنگ کرنا اس کی زندگی کا مقصد۔ ٹھیک ہے آپ کا بہت شکریہ، میں نے جو وعدہ کیا تھا اسے نبھاتی رہوں گی۔

پھر ایک رات کو وی ویٹ سوئدن کے پاس موجود تھی، وہ مختلف سیاروں اور ستاروں کا مشاہدہ کرواتا رہا۔ وی ویٹ دوربین سے ناقابل یقین نظاروں کو دیکھ رہی تھی۔ کافی دیر تک دونوں سیاروں اور ستاروں کے بارے میں گفتگو کرتے رہے۔ وی ویٹ آسمان کے نظاروں اور سوئدن دونوں میں دلچسپی لے رہی تھی۔ سوئدن نے بتایا کہ ہم اپنی آنکھوں سے تین ہزار ستاروں کو دیکھ سکتے ہیں جبکہ دوربین کے ذریعے بیس ملین کی بڑی تعداد کو۔ دونوں ایک ساتھ ایک ستارے سے دوسرے ستارے کی جانب سفر کرتے رہے، لامحدود کائنات میں گھومتے رہے۔ سوئدن بتانے لگا کہ یہ چمکتے ہوئے ستارے ایک دن راکھ کا ڈھیر بن جاتے ہیں، ان کا حسن ختم ہو جاتا ہے۔

وی ویٹ نے بتایا کہ اس کی زندگی مشکلات سے بھری ہوئی ہے، تو سوئدن کہنے لگا کہ آپ بھی آسمان کے مشاہدے کے مشورے کو اپنالیں، دنیا کی مشکلات ختم ہو جائیں گی۔ اپنی مشکلات اور پریشانیوں کو علم فلکیات میں غرق کر دیں۔ آپ کے شوہر کہاں ہیں۔ افریقہ میں؟۔ وی ویٹ نے جواب دیا مجھے تو خود اس کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔ بہت پہلے وہاں شکار کے لئے گیا تھا۔

جب سوئدن نے کہا کہ دیکھیں وہ ستارہ بالکل اس جگہ کے اوپر ہے جہاں وہ موجود ہوں گے تو آہستگی سے کہا کہ کاش یہ ستارہ ٹوٹ کر اس کے اوپر گرے، اسے برباد کرے۔ یہ کہنے پر معافی چاہتی ہوں مگر اس نے میری زندگی برباد کر دی ہے۔ سوئدن نے کہا کہ میری دادی جان اس بارے میں ذکر کرتی ہیں کہ آپ بہت مشکل زندگی گزار رہی ہیں۔ وی ویٹ نے کہا بالکل ایسی ہی بات ہے، صرف جائیداد کی دیکھ بھال میری ذمہ داری ہے۔ مگر میں تمہیں اعتماد میں لینا چاہتی ہوں مجھے ایک گم نام خط موصول ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ میرا شوہر لندن میں دیکھا گیا ہے۔ تم نے یقینی طور پر اسے دیکھا ہوگا۔ اب میری خواہش ہے کہ تم میری خاطر لندن میں جاؤ اور دیکھو کہ کیا وہ واقعی میرا شوہر ہی ہے۔ تمہارے علاوہ تمام دنیا میں کوئی اور ایسا شخص نہیں ہے جس پر میں اعتماد کر سکوں۔

سوئدن نے جواب دیا آپ کے کہنے پر میں دنیا کے دوسرے کنارے پر بھی جانے کے لئے تیار ہوں، مگر اس وقت میں آسمان کا ایسا مشاہدہ کر رہا ہوں جسے چھوڑنا ممکن نہیں۔ دو ہفتے مل جائیں تو میں اسے مکمل کر لوں گا۔ وی ویٹ اس بات پر تیار ہو گئی کہ سوئدن کے جانے کے بعد روزانہ رات کو آکر آسمان کا مشاہدہ کرتی رہے گی۔

وی ویٹ روزانہ وہاں آتی رہی اور مشاہدہ کرتی رہی۔ چوتھے دن سوئدن واپس آگیا۔ وی ویٹ نے بتایا کہ آسمان پر کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور سوئدن نے بتایا کہ وہ آپ کا شوہر نہیں ہے، اگرچہ لگتا اسی کی طرح ہے۔ وی ویٹ نے یہ خبر سن کر بہت اطمینان محسوس کیا، سوئدن کا شکریہ ادا کیا۔ پھر سوئدن نے بتایا کہ دیکھیں میں نے اپنی تمام رقم سے اپنی دوربین کے لئے یہ شاندار بہت قیمتی شیشہ، عدسہ خریدا ہے، اب میں بہت تیزی سے کام کر سکتا ہوں۔ اسی وقت وی ویٹ کے کتے نے اجنبی سمجھتے ہوئے سوئدن پر حملہ کیا۔ قیمتی عدسہ، عدسہ نیچے گرا اور ٹوٹ گیا۔ وی ویٹ نے کتے کو پیچھے ہٹایا مگر سوئدن بہت دل برداشتہ ہو چکا تھا، کہنے لگا میری زندگی برباد ہو گئی ہے۔ وی ویٹ نے کہا کہ میں رقم دوں گی، نیا خرید لینا۔ تو اس نے جواب دیا شہر میں صرف یہ واحد ہی موجود تھا مہینوں کی محنت کے بعد یہ تیار کیا جاتا ہے۔ میرے ساتھ کتنا ظلم ہو گیا، مایوسی میرا مقدر ہے۔ مجھے گھر جانا چاہیئے۔ وی ویٹ نے کہا کہ تمہاری عمر کم ہے، اتنا بڑا نقصان نہیں ہوا جتنا تم محسوس کر رہے ہو۔ میری عمر میں پہنچنے کے بعد ایسے نقصان پر بھی مسکرا رہے ہوں گے۔ سوئدن نے کہا کہ مجھ میں بہت حوصلہ ہے مگر یقینی طور پر میرا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔

واپس جانے کے بعد وی ویٹ نے فیصلہ کیا کہ ایک قیمتی اور جدید رصد گاہ کی تعمیر کروائے گی۔ اس کی اپنی ذاتی رصد گاہ ہو گی جس میں سوئدن مکمل آزادی کے ساتھ کام کر سکے گا۔ سوئدن کو اپنے گھر میں بلایا تاکہ کتا اس سے مانوس ہو سکے۔ جب سوئدن نے جدید رصد گاہ کے بارے میں سنا تو اس کی خوشی کی انتہا نہیں تھی۔ کہنے لگا کہ وہ تو بہت مہنگی ہو گی۔ دو بڑے پیانو جتنی مہنگی۔ وی ویٹ نے بتایا کہ میں بھی اس مشکل راہ کو اپنا رہی ہوں، فلکیات کے بارے میں بھاری بھر کم کتابیں دکھائیں۔ تو سوئدن کہنے لگا کہ ان میں موجود نظریات تو بہت پہلے تبدیل کئے جا چکے ہیں۔ وی ویٹ نے اس کی معلومات پر دل میں خوشی محسوس کی۔ سوئدن دیر تک اسے آسمان اور وہاں پر موجود حسین ستاروں کے بارے میں بتاتا رہا اور وہ دل میں خوشی محسوس کرتے ہوئے سنتی رہی۔ خواہش تھی کہ وہ بولتا رہے اور وہ سنتی رہے۔ سوچ رہی تھی کہ دو سال تک میں نے وعدہ نبھایا، اپنے آپ کو تمام معاشرے سے الگ کر لیا۔ مگر فلکیات کے مشغلے کو نہیں اپنا سکتی، یہ تو وعدے میں شامل نہیں تھا۔

سوئدن بہت ہی زیادہ خوشی محسوس کر رہا تھا۔ اتنی خوشی کہ وی ویٹ کا ہاتھ تھام لیا، جو سوچ رہی تھی کہ کاش وقت رک جائے اور تمام زندگی اسی طرح گزر جائے۔

بعد میں دونوں نے ایک ساتھ کھانا کھایا، سوئدن کی کتے کے ساتھ دوستی کرائی گئی۔ بتایا کہ یہ سپین کی نسل کا بھیڑوں کی رکھوالی کرنے والا کتا ہے۔ سوئدن نے مذاق میں کہا اور ہم بھیڑیں ہیں، تو وی ویٹ نے کہا شاید بھیڑیئے۔ مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ وی ویٹ نے کہا کہ میں تمہارے گھر تمہاری دادی سے ملنے آؤں گی اور اب کتے سے بھی دوستی ہو چکی ہے اس لئے کسی بھی وقت یہاں آ جا سکتے ہو۔

مگر جلد ہی دیہاتی لوگوں کی گفتگو اس کے کان میں پڑ گئی، جو کہہ رہے تھے کہ وہ فلکیات سے زیادہ نوجوان میں دلچسپی لیتی ہے۔ اگرچہ یہ گفتگو سن کر وی ویٹ پریشان ہو چکی تھی مگر سوچ رہی تھی کہ اس بات میں سچائی بھی ہے۔ وہ اگرچہ سوئدن کو پسند کرنے لگی تھی، مگر دنیا کی باتوں سے بچنے کے لئے سوئدن سے کہہ دیا کہ میرا شوق ختم ہو گیا ہے۔ اب اس رصد گاہ میں میری کوئی دلچسپی نہیں۔ میرا اصل شوق تو موسیقی اور پیانو ہے۔ مگر چونکہ اس رصد گاہ کی تعمیر شروع ہو گئی ہے اس لئے اسے مکمل کرواؤ۔ اب یہ مکمل تمہاری ہو گی، اپنا کام جاری رکھو۔ مگر آج کے بعد ہم دونوں میں ملاقات نہیں ہو گی۔

سوئدن حیران پریشان اسے پوچھ رہا تھا کہ اصل وجہ کیا ہے۔ مگر وہ چلی گئی۔ چوں کہ سوئدن سے محبت کرنے لگی تھی اس لئے دل میں شدید چوٹ لگی تھی کہ اب اس سے ملاقات نہیں ہو سکے گی۔ اگرچہ رصد گاہ سے تعلق ختم کر کے اس نے اپنے آپ کو منظر سے علیحدہ کرنے کی کوشش کی تھی مگر پھر بھی اس کا نام تو رصد گاہ کے ساتھ موجود تھا۔

پھر ایک دن رات کی تاریکی میں سوئدن اسے ملنے آ گیا۔ کہا کہ رصد گاہ مکمل ہو گئی ہے، ایسے شاندار مناظر نظر آتے ہیں جس کا آپ تصور نہیں کر سکتیں۔ زحل سیارے کا حسن بے مثال ہے۔ اور مشتری، واہ کیسا عظیم الشان۔ آپ کی کوششوں سے ایک عظیم کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ کس قدر تعریف کے قابل ہیں آپ۔

وہ بات کرتے ہوئے اتنا زیادہ پر جوش ہو چکا تھا کہ وی ویٹ کا ہاتھ تھاما اور اسے چوم لیا۔

کہنے لگا کہ آج آپ کو وہاں پر آنا ہی پڑے گا۔

وی ویٹ انکار نہ کر سکی۔

ایک چھوٹا سا کمرہ بھی بنایا گیا تھا جس کے اندر بستر موجود تھا اور چاروں جانب پردے۔ بتایا کہ تھک کر میں یہاں پر ہی آرام کر لیا کروں گا۔

مگر وی ویٹ نے اندر جا کر اسے دیکھنے سے انکار کر دیا۔

دیکھو مجھے یہاں پر رات کے اس وقت تمہارے ساتھ اکیلے نہیں آنا چاہیئے تھا۔

دونوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے جہاں شاندار دوربین بہت اعلی طریقے سے نصب کی گئی تھی۔ سوئدن بتانے لگا کہ یہ آسمان کا مشاہدہ کرنے کی بہترین صلاحیت رکھتی ہے۔ اپنی مرضی کے مطابق اسے گھمایا بھی جا سکتا ہے۔

وی ویٹ نے ہنستے ہوئے کہا اور اسے استعمال کرنے والا بھی بہترین سائنسدان ہے۔ واقعی شاندار چیز ہے اور اسے دیکھ کر مجھے بہت مسرت ہوئی۔ وی ویٹ نے اس سے آسمان کو دیکھا اور دل خوش ہو گیا۔ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے سوئدن سے پوچھا کہ تمہاری سالگرہ کب ہے۔ جب پتہ چلا کہ اگلے مہینے تو کہا کہ تمہاری سالگرہ پر تمہیں یہ بطور تحفہ دی جائے گی، بلکہ یہاں موجود ہر چیز تمہاری ہو گی اور اگر تم شادی وغیرہ کے بعد کسی دوسری جگہ چلے جاؤ گے تو اسے بھی ساتھ لے جا سکتے ہو۔

سوئدن حیران پریشان کھڑا یہ سب کچھ سن رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اتنا قیمتی تحفہ میں قبول نہیں کر سکتا، دوسرے شادی کا تو سوال ہی نہیں ہے میں تو سائنس اور آسمان کے مشاہدے کے ساتھ شادی کر چکا ہوں، مگر میری خواہش ہے کہ آپ کے ساتھ میری دوستی ہمیشہ برقرار رہے۔

رات کی تنہائی، بلند و بالا مینار کے اوپر دونوں اکیلے حسین آسمان کو دیکھ رہے تھے۔ اگر کوئی آواز تھی تو گھڑی کے چلنے کی۔

وی ویٹ نے واپس جانے کی اجازت مانگی تو سوئدن نے اسے سہارا دیتے ہوئے دیکھا۔ کہنے لگا کہ میں آپ کو گھر چھوڑ کے آؤں گا۔ وی ویٹ نے منع کر دیا تو پوچھا کہ پھر آپ کب آئیں گی۔ جواب آیا، جب تمہارے عظیم کارنامے سے ساری دنیا واقف ہو جائے گی، میں تمہاری کامیابی کیلئے دعا بھی کروں گی۔

وی ویٹ بعد میں جب چرچ کے اندر عبادت کر رہی تھی تو پادری صاحب گناہ گاروں کو جہنم کی آگ سے ڈرا رہے تھے۔ وی ویٹ نے محسوس کیا جیسے یہ آگ اس پر ہی برس رہی ہے، اور جب سوئدن کو اندر آتے دیکھا تو دل میں خیال آیا کہ اب فرشتہ بھی وہاں پر آ گیا۔ بعد میں سوئدن نے جب چرچ کے باہر وی ویٹ سے ملاقات کرنے کی

کوشش کی تو اس نے کہا کہ سب کے سامنے ملاقات نہیں کرنی چاہیئے۔ سوئدن خوش تھا اور کہنے لگا کہ اس نے ایک بہت اہم دریافت کی ہے، ایسے فلکیات کی دنیا میں انقلاب آئے گا۔ اس چیز کا مجھے پہلے بھی اندازہ تھا مگر آپ نے جو رصد گاہ بنوائی اس نے اس بات کو ثابت کر دیا۔ آپ جیسی مہربان عورت تمام دنیا میں موجود نہیں ہو گی۔

وی ویٹ نے مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ اپنی تحقیق فوری طور پر کاغذ پر لکھو، قلم بند کرو اور شائع کروادو۔ پھر پوچھا کہ تم بہت کمزور لگ رہے ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں بہت دنوں سے مسلسل کام کر رہا ہوں۔ وی ویٹ نے پریشان ہو کر کہا کہ تمہیں اپنی صحت کی طرف توجہ دینی چاہیئے۔ کچھ مزید باتوں کے بعد وہ بہت زیادہ شکریہ ادا کر کے چلا گیا۔

بارشوں کا موسم آگیا، دونوں میں اگرچہ ملاقات نہ ہوئی مگر وی ویٹ کو سوئدن کی یاد ستاتی تھی، اور ایک دن خود ہی مینار تک پہنچ گئی جہاں تالا لگا ہوا تھا۔ بعد میں اندازہ سے پتہ چلا کہ سوئدن تو کافی دنوں سے بہت سخت بیمار ہے، شدید سردی لگنے کی وجہ سے حالت خراب ہے۔ وی ویٹ نے یہ سنا تو سخت پریشانی کی حالت میں فوری طور پر گھوڑا گاڑی تیار کروائی اور اس کے گھر پہنچ گئی۔

حالت واقعی بہت خراب تھی۔ اس کی دادی نے بتایا کہ جو دریافت اس نے کی تھی وہ کچھ دن پہلے ہی ایک دوسرا شخص بھی دریافت کر چکا تھا۔ اس بات سے اتنا پریشان ہوا کہ بارش میں بھیگتے ہوئے اپنے آپ کو ختم کرنا چاہا۔ دادی یہ بتا کر روتے ہوئے چلی گئی۔ وی ویٹ اس سے کہہ رہی تھی کہ تم کتنے بیوقوف ہو ایک معمولی چیز کی خاطر اپنے آپ کو ختم کرنا چاہا اور ان کے بارے میں بالکل نہ سوچا جو تم سے شدید محبت کرتے ہیں۔ تمہاری عمر کم ہے، جلد ہی صحت مند ہو کر ایسی کئی دریافتیں کر سکتے ہو۔ کمرے میں ہر طرف فلکیات سے متعلقہ چیزیں موجود تھیں۔ اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر وی ویٹ نے اس کے کانپتے ہوئے گرم چہرے کو اپنی جانب کیا اور اسے بہت زیادہ پیار کرنے لگی۔

سوئدن کی یاد میں رو رہی تھی تو پادری صاحب نے سمجھا کہ جس چیز کے بارے میں بتانے آئے ہیں اس کی اطلاع پہلے ہی مل چکی ہے۔ لیڈی شپ افسوس کے ساتھ بتا رہا ہوں کہ اٹھارہ ماہ پہلے آپ کے شوہر کا انتقال ہو چکا ہے، شدید بیماری کی وجہ سے اپنے دو ساتھیوں سمیت وہ فوت ہوئے۔ افریقہ کے ایک قبیلے سے یہ خبر مجھے ملی ہے۔ گھر جاتے ہوئے آزاد پرندوں کو ہوا میں اڑتے ہوئے دیکھا تو سوچنے لگی کہ آج میں بھی ان کی طرح آزاد ہوں۔

بعد میں وکیل نے وی ویٹ سے ملاقات کی اور بتایا کہ اس کا مرحوم شوہر بہت زیادہ قرضوں میں گھرا ہوا تھا اور وہ تمام جائیداد سے محروم ہو چکی ہے۔ جو جائیداد وہ جہیز میں لے کر آئی تھی، وہ بھی اس کے شوہر کی ملکیت ہو چکی تھی اور قرضے اتارنے میں ہی چلی جائے گی۔ اگر کوئی اولاد ہوتی تو شاید کچھ مل جاتا مگر اب مکمل طور پر جائیداد سے محروم ہو چکی ہے۔ جس حویلی میں رہتی ہے اب وہ بھی اس کی نہیں، البتہ چاہے تو وہاں رہائش رکھ سکتی ہے۔ نہ تو گھر کے اخراجات کے لئے کوئی رقم اس کے پاس ہے اور نہ ہی عورت ہونے کی وجہ سے اس حویلی کو کرائے پر چڑھا سکتی ہے۔

سوئدن کی صحت کچھ بہتر ہوئی تو دونوں کی دوبارہ رصد گاہ میں ملاقات ہوئی۔ سوئدن نے بتایا کہ آپ کے وہاں آنے کی وجہ سے مجھے دوبارہ زندگی ملی۔ پوچھا کہ اب آپ جائیداد کے جانے کے بعد کیسے زندگی گزاریں گی، تو وی ویٹ نے جواب دیا کہ آپ کی دادی جان کی طرح۔ انہوں نے بھی تو تمام زندگی قناعت کرتے ہوئے زندگی گزاری یا پھر بیرون ملک بھی جا سکتی ہوں۔ اس کے جانے کا سن کر سوئدن پریشان ہو گیا، کہنے لگا کہ اب علم فلکیات کے بجائے آپ میرے لئے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں۔ دونوں کی گفتگو جاری تھی کہ علاقے کے کچھ دیہاتی لوگ دوربین سے آسمان کو دیکھنے کے لئے وہاں آ گئے۔ وی ویٹ نے گھبرا کر کہا کہ انہیں علم نہیں ہونا چاہیئے کہ میں یہاں پر موجود ہوں۔ دروازہ بند دیکھ کر دیہاتی باہر ہی بیٹھ گئے اور گفتگو کرنے لگے۔ سوئدن اور وی ویٹ کے تعلقات کے بارے میں گفتگو کی تو سوئدن کو غصہ چڑھ گیا۔ باہر جا کر لڑنا چاہتا تھا مگر وی ویٹ نے روک دیا کہ انہیں ہماری موجودگی کا علم نہیں ہونا چاہیئے۔ ان لوگوں کے جانے کے بعد وی ویٹ نے کہا کہ میں اکیلی چلی جاؤں گی مگر سوئدن نے بیمار ہونے کے باوجود خود اس کا ہاتھ تھام کر اندھیرے راستے میں اسے گھر تک پہنچایا۔

مکمل صحت مند ہونے کے بعد دوبارہ وی ویٹ سے ملاقات کی۔ وی ویٹ نے کہا کہ ہمیں ایک دوسرے کو بھول جانا چاہیئے۔ سوئدن نے کہا کہ میں آپ سے محبت کرتا ہوں اور یقین ہے کہ آپ بھی ایسے ہی جذبات رکھتی ہیں، میری زندگی آج کے بعد آپ کے لئے وقف ہے۔ وی ویٹ نے کہا کہ نہیں تمہیں اپنی پڑھائی پر توجہ دینی چاہیئے۔ سوئدن نے کہا کہ میرے ذہن میں اب صرف آپ کی ہی ذات ہے۔ وی ویٹ نے کہا کہ میں اتنی خود غرض نہیں ہوں، تمہیں اپنا مستقبل بنانا چاہیئے، مجھے بھول جاؤ۔

اب سوئدن کے دل و دماغ میں وی ویٹ کا ہی تصور ہر وقت موجود رہتا۔ دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر وی ویٹ سے ملاقات کی اور کہا کہ میں آپ سے شادی کرنا چاہتا ہوں، مجھے علم ہے کہ آپ دنیا کے سامنے ایسا نہیں کر سکتیں ہم

چھپ کر شادی کر لیں گے دنیا کی پرواہ نہیں کریں گے۔ صرف ہم دونوں کو علم ہو گا کہ ہم میاں بیوی ہیں۔ وی ویٹ نے دوبارہ کہا کہ تمہیں اپنے مستقبل اور کام پر توجہ دینی چاہیئے، ہماری عمروں میں بہت فرق ہے معاشرہ ہم دونوں کو کبھی ایک ساتھ برداشت نہیں کرے گا۔ وی ویٹ نے کافی دیر تک منع کیا مگر پھر بالآخر سوئدن کی ضد کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔ دونوں نے فیصلہ کیا کہ شادی خفیہ طور پر قانون کے مطابق کر لی جائے گی جس کا گواہ صرف خدا کی ذات ہو گی۔

نئے علاقے میں شادی کے لئے چودہ دن تک وہاں موجودگی لازمی تھی۔ یہ قانون اس لئے بنایا گیا تھا تا کہ بھاگ کر شادی کرنے والے جوڑوں کے لئے کچھ مشکل پیدا کی جا سکے۔ وی ویٹ تیرہ دن تک اکیلے وہاں رہائش پذیر رہی اور پھر اپنے محبوب کو لینے کے لئے ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گئی۔ سوئدن کا مسکراتا ہوا چہرہ دیکھا تو دل میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ جو کہہ رہا تھا کہ آج ہم میاں بیوی بن جائیں گے۔ لیکن حقیقت تو یہ تھی کہ لوگوں کے سامنے تو وہ ہاتھ بھی ملانے کی ہمت نہیں کر سکتے تھے۔ سوئدن بہت ہی خوش دکھائی دے رہا تھا مگر وی ویٹ ذہنی طور پر بہت پریشان تھی۔ شادی کے وقت سوئدن سیاہ کپڑوں میں ملبوس تھا۔ بتانے لگا کہ اس کے بہت امیر انکل کی وفات ہو گئی ہے، مگر شادی تو کی جائے گی۔ اور پھر خفیہ طور پر وہ شادی کے بندھن میں بندھ گئے۔

سوئدن اپنی محبت سے کہنے لگا کہ میں سائنسدان ہوں اور آج دوربین کے بجائے خوردبین کا سہارا لوں گا، تم میرے لئے حسین ترین سیارہ ہو جسے ہر رات کو مسخر کرتا رہوں گا۔ جس کے بعد دونوں میاں بیوی نے محبت کرنی شروع کی۔ سوئدن نے کہا کہ مجھے اپنی دادی جان کو اس بارے میں بتا دینا چاہیئے، وہ بہت خوش ہوں گی۔ مگر وی ویٹ نے منع کر دیا، کہنے لگی کہ ہماری عمروں کے درمیان فرق ہے دنیا باتیں بنائے گی۔ میری اپنی خواہش ہے کہ اس ویران حویلی کو چھوڑ کر تمہارے ساتھ رہائش اختیار کروں مگر ابھی ممکن نہیں ہے۔

وی ویٹ کا بھائی Louis Granville بھی عرصہ دراز کے بعد دوسرے ملک سے وہاں آ گیا، جس نے اس کے پاس ہی رہنا تھا۔ وی ویٹ محسوس کر چکی تھی کہ اس طرح قدرت اس کے ہنی مون کی خوشیاں برباد کرنا چاہتی ہے۔ جب اچانک اس کا بھائی حویلی پہنچا تو سوئدن بھی وہاں موجود تھا، جلدی اور گھبراہٹ میں اسے حویلی کے پچھلے راستے سے باہر نکالا۔ اتنی جلدی میں یہ کام کیا گیا کہ وی ویٹ کو اپنے پرانے شوہر Sir Bount Constantine کا کوٹ اسے پہنانا پڑا۔ اگرچہ وہ چاہتا تھا کہ کوئی اسے نہ دیکھے مگر راستے میں دیہاتی لوگوں نے دور سے اسے Sir

Bount Constantine کا کوٹ پہن کر جاتے ہوئے دیکھا تو سمجھے کہ جو شخص فوت ہو چکا ہے اس کا بھوت وہاں پر گھوم رہا ہے۔

confirmation ceremony اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط بنانے کی رسم کے سلسلے میں وی ویٹ نے گھر کو بھرپور طریقے سے سجا دیا۔ خاموشی سے اپنے شوہر کو بھی وہاں بلایا اور کہا کہ دیکھو گھر میں کیسی رونق آگئی ہے۔ سوئدن نے کہا اگرچہ گھر میں ہر چیز خوبصورت نظر آرہی ہے مگر سب سے حسین تو میری بیوی ہے، بلکہ تمام کائنات کی سب سے خوبصورت شے۔ وی ویٹ نے بھی کہا کہ ہاں تم سے شادی کے بعد میری اداسی ختم ہو گئی ہے ایک نئی زندگی کی ابتداء ہوئی ہے۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ہنستے کھیلتے، محبت کی گفتگو کرتے، پیار کرتے۔ ایک دن جب سوئدن اور وی ویٹ اکیلے گھر میں موجود تھے، پیار کر رہے تھے تو رات کے وقت باہر سے دروازہ بجایا گیا۔ سوئدن سے چھپنے کے لئے کہا اور دروازے پر گئی۔ وی ویٹ کا بھائی جو دوسری جگہ رہتا تھا اس کے لئے کچھ سامان لے کر آیا تھا۔ اسی وقت کتے نے کسی غیر مرئی مخلوق کو محسوس کیا اور اس کی حالت خراب ہونے لگی۔ وی ویٹ بھائی کو خدا حافظ کہہ کر تیزی سے گھر کے اندر گئی، ہر طرف سوئدن کو تلاش کرنے لگی۔ کتا بھی اس کے ساتھ تھا جو بہت پریشانی محسوس کر رہا تھا۔ جب وی ویٹ کو سوئدن نظر آیا تو اس لئے بہت ہی زیادہ خوفزدہ ہو گئی کیونکہ اس نے اپنے مرے ہوئے شوہر کا بھوت بھی دیکھ لیا۔ سوئدن کو بتایا جس نے اسے تسلی دی کہ یہ اس کا صرف وہم ہے۔ مگر کوئی بات تو تھی کیونکہ کتا اسی وقت مر گیا، وفادار کتے کے مرنے کا بہت افسوس ہوا۔ چاند گرہن کا نظارہ کرنے کے لئے وی ویٹ اپنی رصد گاہ پر آئی تو بتایا کہ بھائی کی وجہ سے جلدی واپس جانا پڑے گا۔ سوئدن بہت غصے میں نظر آرہا تھا کہ ہم دونوں میاں بیوی ہیں مگر ایک ساتھ کچھ وقت بھی نہیں گزار سکتے۔ جواب دیا گیا کہ بہار کے موسم میں وہ یہاں سے چلا جائے گا تو ہم زیادہ وقت ایک ساتھ گزار سکیں گے۔ میں ابھی بھی تمہاری ہوں اور پھر تو مکمل طور پر تمہاری ہو جاؤں گی۔ علاقے اور چرچ کے نئے بشپ کے بارے میں بھی گفتگو ہوئی جو کم عمر کا تھا۔

بعد میں اسی بشپ کے لئے کھانے کی دعوت دی گئی۔ بشپ نے سوئدن کے متعلق گفتگو کرنا شروع کر دی تو بتایا گیا کہ وہ رصد گاہ میں کافی اہم کام سرانجام دے چکا ہے، اہم جگہوں پر بھی اس کا نام لیا جاتا ہے۔ مگر پھر بشپ کو بتایا گیا کہ چرچ میں عبادت کے دوران اس کا دھیان گاؤں کی ایک وی ویٹ کی طرف تھا۔ بشپ نے کہا کہ اس طرح تو اہم کام سے اس کا دھیان ختم ہو سکتا ہے، ایسے موقعوں پر نوجوانوں کو شادی کے بارے میں سوچنا چاہیئے۔

وی ویٹ یہ سب سن رہی تھی تو گفتگو کا موضوع تبدیل کر دیا۔ بعد میں وی ویٹ سے ملاقات کی تو اس سے شکایت کی کہ وہ گاؤں کی دوسری لڑکی کے ساتھ فلرٹ کیوں کر رہا تھا۔ سوئدن نے یقین دلایا کہ وہ صرف اسی سے محبت کرتا ہے۔ وی ویٹ نے کہا وعدہ کرو تم مجھ سے کبھی کوئی چیز نہیں چھپاؤ گے۔ سوئدن نے وی ویٹ کو پیار کرنا شروع کیا اور اس کی شدت کو محسوس کرتے ہوئے کہنے لگا کہ آج تو سورج میں شدید طوفان برپا ہے۔

دونوں محبت کر رہے تھے تو اسی وقت نیا بشپ بھی رصد گاہ کو دیکھنے اور سوئدن سے ملاقات کے لئے وہاں پر آ گیا۔ وی ویٹ کو فوری طور پر چھپایا گیا۔ بشپ کے ذہن میں کچھ خیال آیا تو کہنے لگا اچھا تو یہاں پر بستر بھی موجود ہے۔ سوئدن نے کہا جب تھک جاتا ہوں تو یہاں آرام کر لیتا ہوں۔ جیسے ہی وہ لوگ اوپر گئے تو وی ویٹ تیزی سے باہر نکلی اور اپنی حویلی کی طرف تیزی سے گھبراہٹ کے عالم میں جانے لگی۔ گھر پہنچ کر دیکھا کہ اپنا دستانہ وہاں پر ہی بھول آئی ہے۔

وی ویٹ کے بھائی Louis Glanville نے اسے کہا کہ ابھی اس کے سامنے زندگی پڑی ہے عمر بھی اتنی زیادہ نہیں ہے، اگرچہ تمام جائیداد سے محروم کر دی گئی ہے، مگر بشپ کے لئے اس کی خوبصورتی اور نیکی زیادہ اہمیت کی حامل ہے، اس لئے وہ وی ویٹ سے شادی کا خواہش مند ہے۔ اگرچہ اس میں کچھ خامیاں بھی ہیں مگر تمہارے لئے اچھا شوہر ثابت ہو گا، تمہیں معاشرے میں ایک بلند مقام بھی حاصل ہو جائے گا۔

وی ویٹ نے کہا کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی، شادی نہیں کر سکتی۔ اپنے پرانے شوہر کو بھی پسند نہیں کرتی تھی مگر بہت کم عمر تھی، والدین نے مجبور کیا تو حامی بھر لی مگر اب ایسا نہیں ہے۔ بھائی نے پوچھا کہ کیا تم کسی کم عمر لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہو تا کہ بچے ہو سکیں۔ دولت، بلند مرتبہ، مقام اور محبت، مشکل سے ہی ایک ساتھ کسی کے نصیب میں آتے ہیں۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ Swithin St Cleve کی رصد گاہ میں جب بشپ کے ساتھ گیا تو وہاں پر ایک عورت کا دستانہ ملا، گاؤں کی اسی معمولی لڑکی سے اس بارے میں پوچھا تو اس نے کہا کہ میرے سوئدن کے ساتھ کوئی تعلقات نہیں، مگر مجھے علم ہے کہ ان دونوں کے درمیان تعلقات ہیں۔

بعد میں وی ویٹ نے سوئدن سے ملاقات کر کے بتایا کہ دیکھو میری غلطی کی وجہ سے اس معصوم پر شک کیا جا رہا ہے۔ سوئدن کو دوبارہ غصہ چڑھ چکا تھا کہ ہم میاں بیوی ہیں ہمیں دنیا کو اس بارے میں بتا دینا چاہیئے، مگر وی ویٹ نے منع کر دیا۔ اسی وقت اس کا بھائی وہاں پر آیا تو ایک مرتبہ پھر شوہر کو خاموشی سے فرار ہونا پڑا۔ بھائی نے آ کر پوچھا کہ تم کس سے گفتگو کر رہی تھیں۔ کیا Swithin St Cleve یہاں پر موجود تھا۔ پھر دوبارہ کہا کہ بشپ اچھا

اور معزز انسان ہے تم سے شادی کا خواہش مند ہے مگر تم گاؤں کے معمولی لڑکے کی طرف دھیان دے رہی ہو۔ وی ویٹ نے کہا کہ میں بشپ سے شادی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔ بھائی نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اس سوئدن کے ساتھ میں تمہاری شادی کبھی برداشت نہیں کروں گا۔ بھائی کے جانے کے بعد وی ویٹ نے بشپ کو بطور بیوہ خط لکھتے ہوئے شادی سے انکار کر دیا۔

وی ویٹ کو خبر ملی کہ اس کے شوہر کی وفات کی تاریخ کے بارے میں پہلے غلطی ہوئی تھی۔ پہلے بتایا گیا تھا کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ وبائی بیماری سے اس کا انتقال ہو گیا مگر اس وقت وہ زندہ بچ گیا تھا، ایک نئی زندگی بھی اس نے افریقہ میں شروع کر دی تھی۔ ایک دوسری عورت کے ساتھ۔ مگر پھر اپنی پستول سے خود کو گولی مار کر ختم کر لیا۔ آپ کو ابھی بھی جائیداد میں سے کوئی حصہ تو نہیں ملے گا مگر شوہر کے مرنے کی تاریخ بعد کی ہے، عدالت میں آپ کے مرحوم شوہر کے رشتہ دار اپنے آپ کو تمام جائیداد کا مالک ثابت کر چکے ہیں۔ شادی کے وقت جو جائیداد جہیز لے کر آئی تھی عدالت میں اس کا کیس تو کر سکتی ہے، مگر جیتنے کے امکانات کم ہیں۔

وی ویٹ نے کہا آپ کا شکریہ میں سمجھتی ہوں کہ میرے ستارے گردش میں ہیں، اپنے آپ سے کہنے لگی کہ چھ ہفتے بعد اس کی وفات ہوئی تھی، اس کا مطلب ہے کہ ہماری شادی ختم ہو چکی ہے، میاں بیوی کا رشتہ بھی ختم ہو چکا ہے۔ وہ ایک بار پھر شدید ذہنی اذیت میں مبتلا ہو چکی تھی۔ سوئدن سے ملاقات کی تو وہ آسمان پر ہونے والی شدید تبدیلیوں کے بارے میں پرجوش طریقے سے بتانے لگا، مگر اسے روکتے ہوئے بتایا کہ ہماری شادی ختم ہو چکی ہے۔ جواب آیا کہ مجھے اخبار کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ مگر یہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے ہم دوبارہ شادی کر سکتے ہیں۔ بلکہ اب تمام دنیا کے سامنے چرچ میں شادی کریں گے۔

وی ویٹ نے کہا کیا یہ سب کچھ اتنی آسانی سے ممکن ہے جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ پھر کاغذات کے درمیان ایک خط نظر آیا جس میں اس کے مرحوم رشتے دار انکل کی طرف سے اسے ایک بہت بڑی جائیداد کا مالک بنایا گیا تھا۔ مگر اس عہد کے ساتھ کہ وہ پچیس سال سے پہلے شادی نہیں کرے گا۔ سوئدن نے بتایا کہ ہماری پچھلی شادی کے دن ہی مجھے یہ موصول ہو چکا تھا مگر یہ اتنی بڑی جائداد میرے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتی تھی، میری سب سے بڑی جائیداد تو تم ہو۔ وی ویٹ نے کہا تم نے کتنی بڑی قربانی دی مگر اب تو تم آزاد ہو کیونکہ ہماری شادی ختم ہو چکی ہے اور اس وقت جب کہ تم جائیداد کے مالک بن سکتے ہو دوبارہ شادی کے بارے میں سوچ رہے ہو۔ میں تم سے شادی کر کے تمہیں جائیداد سے محروم نہیں کروا سکتی۔ سوئدن نے کہا کہ اس جائیداد کے بارے میں میری خواہش تھی

کہ نہ تمہیں پہلے پتہ چلے اور نہ ہی اس وقت علم ہونا چاہیئے تھا۔ خط میں اس کے رشتہ دار نے بتایا تھا کہ اسے علم ہے کہ وہ وی ویٹ سے شادی کرنے کا خواہشمند ہے مگر اس شادی سے دونوں کی زندگیاں تباہ ہو سکتی ہیں اس لئے اسے شادی کے بجائے اپنے فلکیات کے کام پر توجہ دینی چاہیئے۔ وی ویٹ نے کہا کہ تمہارے انکل تم سے محبت کرتے تھے، خواہش تھی کہ تم اپنے کام کے سلسلے میں شادی کئے بغیر دنیا میں سفر کر سکو، وہ بالکل ٹھیک سوچ رہے تھے اور میں بھی تو بالکل ایسا ہی سوچتی ہوں، تمہیں ایک کامیاب انسان دیکھنا چاہتی ہوں۔ وہ یہ سب کچھ تو کہہ رہی تھی لیکن اسے اپنے دل کا حال معلوم تھا کہ وہ سوئدن سے کس قدر محبت کرتی ہے اس کے بغیر زندگی گزارنے کا تصور بھی نہیں کر سکتی، مگر اپنے تمام جذبات کو اس سے چھپاتی رہی اور وہاں سے چلی گئی۔

وی ویٹ کے بھائی نے سوئدن سے ملاقات کی، بڑی جائیداد ملنے پر مبارکباد دی اور کہا کہ جلد ہی تم دوسرے آئزک نیوٹن بننے والے ہو۔ پھر بتایا کہ میری اور وی ویٹ کی خواہش ہے کہ تم زندگی میں بلند مقام حاصل کرو اور دنیا کی بہترین رصد گاہوں میں جا کر اپنے کام کو آگے بڑھاؤ۔ وی ویٹ سے ملاقات کی تو اس نے دوبارہ کہہ دیا کہ پہلے بھی میری خواہش نہیں تھی اور اب بھی شادی کی خواہش نہیں ہے، آئندہ ہمارے درمیان خط و کتابت بھی نہیں ہو گی۔ پچیس سال سے پہلے تمہیں بھی شادی کا خیال اپنے دل سے نکال دینا چاہیئے۔ سوئدن نے کہا کہ اس میں تو ابھی چار سال باقی ہیں۔ وی ویٹ وہاں سے چلی گئی مگر دوبارہ دل میں شدید طوفان برپا تھا، سوچ رہی تھی کہ سوئدن کی محبت کیسے اپنے دل سے ختم کرے گی مگر ستارے انہیں جدا کرنے پر تل چکے تھے۔ آسمان زمین پر موجود لوگوں کی تکلیفوں سے بے پرواہ تھا، وی ویٹ کے دل کے ٹوٹ جانے کی کسی کو کوئی پرواہ نہیں تھی۔

سوئدن اپنے تمام سامان کے ساتھ دوسرے ملک روانہ ہو گیا تو وی ویٹ کو اس وقت علم ہوا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے۔ فوری طور پر اس کے پیچھے اسے روکنے کے لئے گئی مگر سوئدن کا بحری جہاز روانہ ہو چکا تھا۔ زندگی شدید مشکلات کا شکار تھی، اپنے بھائی کو اس بارے میں بتایا۔ اس نے مشورہ دیا کہ خاموشی کے ساتھ بشپ کی بیوی بننا قبول کر لو، ایک نئی زندگی کی ابتداء کرو۔ اور اس نے بشپ کو قبول کرتے ہوئے بشپ سے شادی کر لی۔ وقت گزرتا رہا اور بیٹا پیدا ہو گیا۔ بالوں کا رنگ بالکل سوئدن کے ہی بالوں کی طرح کا تھا۔ بشپ کو علم ہو چکا تھا کہ اس کے ساتھ بے وفائی کی گئی ہے۔ وی ویٹ اور اس کے بیٹے پر شدید غصے کا اظہار کیا، کہنے لگا بچہ حرامی ہے اور تم بے شرم، خود غرض عورت، وحشیا عورت ہو۔ میں نے تم سے شادی کر کے بہت بڑی غلطی کی۔

اکیلی اپنے بچے کی پرورش کرتی رہی۔ سال گزرتے رہے اور وہ بڑا ہوتا رہا،

مگر اس کے اصل باپ کو اس کے بارے میں کچھ علم نہیں تھا۔

پھر ایک دن بشپ مر گیا۔

دوسری طرف سوئدن نے دوسرے ملک میں علم فلکیات کی دنیا میں بہت مقام حاصل کر لیا۔ اپنے آپ کو کام میں مصروف کر کے اپنے ماضی کو بھلانے کی کوشش کرتا مگر جب تھک کر سنسان جگہوں پر سیر کے لئے نکلتا تو اپنا ماضی دوبارہ یاد آجاتا۔ تین سال اسی طرح گزر گئے۔ انگلینڈ میں وفات پا جانے والوں کے نام ایک دن اخبار میں پڑھ رہا تھا۔ The Palace, Melchester کے الفاظ پڑھ کر فوری طور پر ذہن میں خیال آیا کہ کیا وہ فوت ہو گئی۔ لیکن نہیں وہاں تو لکھا تھا کہ اس کا شوہر Bishop of Melchester کچھ عرصے بیمار رہنے کے بعد وفات پا گیا۔

ذہن میں پرانی یادیں گھومنے لگیں۔ مگر دوبارہ اپنے کام میں مصروف ہو گیا۔

کچھ عرصے بعد جس کام کے لئے یہاں آیا تھا وہ مکمل ہو چکا تھا۔ اس کے انکل کی خواہش بھی پوری ہو چکی تھی،

Cape Town سے واپس انگلینڈ جانے لگا تو لوگوں نے بہت شاندار الوداع کہا۔

سوئدن کی پوری خواہش تھی سوئدن کا پورا ارادہ تھا کہ اب وی ویٹ سے شادی کر لے گا۔

اگرچہ محبت سے زیادہ اس میں احسان کے بدلے کی خواہش بھی تھی۔

وی ویٹ سے ملاقات ہوئی تو ایک خوبصورت عورت کی جگہ بڑھاپا اس کے سامنے تھا۔

مگر پھر بھی شادی کی خواہش کا اظہار کر دیا۔

وی ویٹ کہنے لگی کہ تمہاری اور میری عمر میں بہت فرق ہے۔ اس کے کہنے پر واپس جانے لگا'

مگر پھر خیال آیا کہ نہیں وہ تو دل رکھنے کو کہہ رہی ہو گی۔ واپس اس کے پاس پہنچ گیا۔

وی ویٹ کے ہاتھ کو پیار کیا۔ کہا کہ تم سے ہی شادی ہو گی۔

وی ویٹ حیران پریشان تھی۔

اس مینار پر اس کی خوشی کی چیخ کی آواز بلند ہوئی اور وہ مر گئی۔

سوئدن اور اس کا بیٹا غمزدہ حالت میں اسے دیکھ رہے تھے۔

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ

ٹیس آف دی ڈربرولز

میئر آف کاسٹر برج

ریٹرن آف دی نیٹو

فار فرام دی میڈنگ کراؤڈ

انڈر دی گرین ووڈ ٹری ووڈ لینڈرز

جیوڈ دی اوبسکیور آپیئر آف بلیو آئیز

ویل بی لوڈ ٹرمپٹ میجر

ہارڈی کی عظیم شاعری

ٹامس ہارڈی کے تمام ناولز اردو آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں

Thomas Hardy

Desperate Remedies in Urdu	(1871)
Under the Greenwood Tree in Urdu	(1872)
A Pair of Blue Eyes in Urdu	(1873)
Far From the Madding Crowd in Urdu	(1874)
The Hand of Ethelberta in Urdu	(1876)
The Return of the Native in Urdu	(1878)
The Trumpet-Major in Urdu	(1880)
A Laodicean in Urdu	(1881)
Two on a Tower in Urdu	(1882)
The Mayor of Casterbridg in Urdu e	(1886)
The Woodlanders in Urdu	(1887)
Tess of the D'Urbervilles in Urdu	(1891)
The Well-Beloved in Urdu	(1892)
Jude the Obscure in Urdu	(1895)
Thomas Hardy Poetry in Urdu	

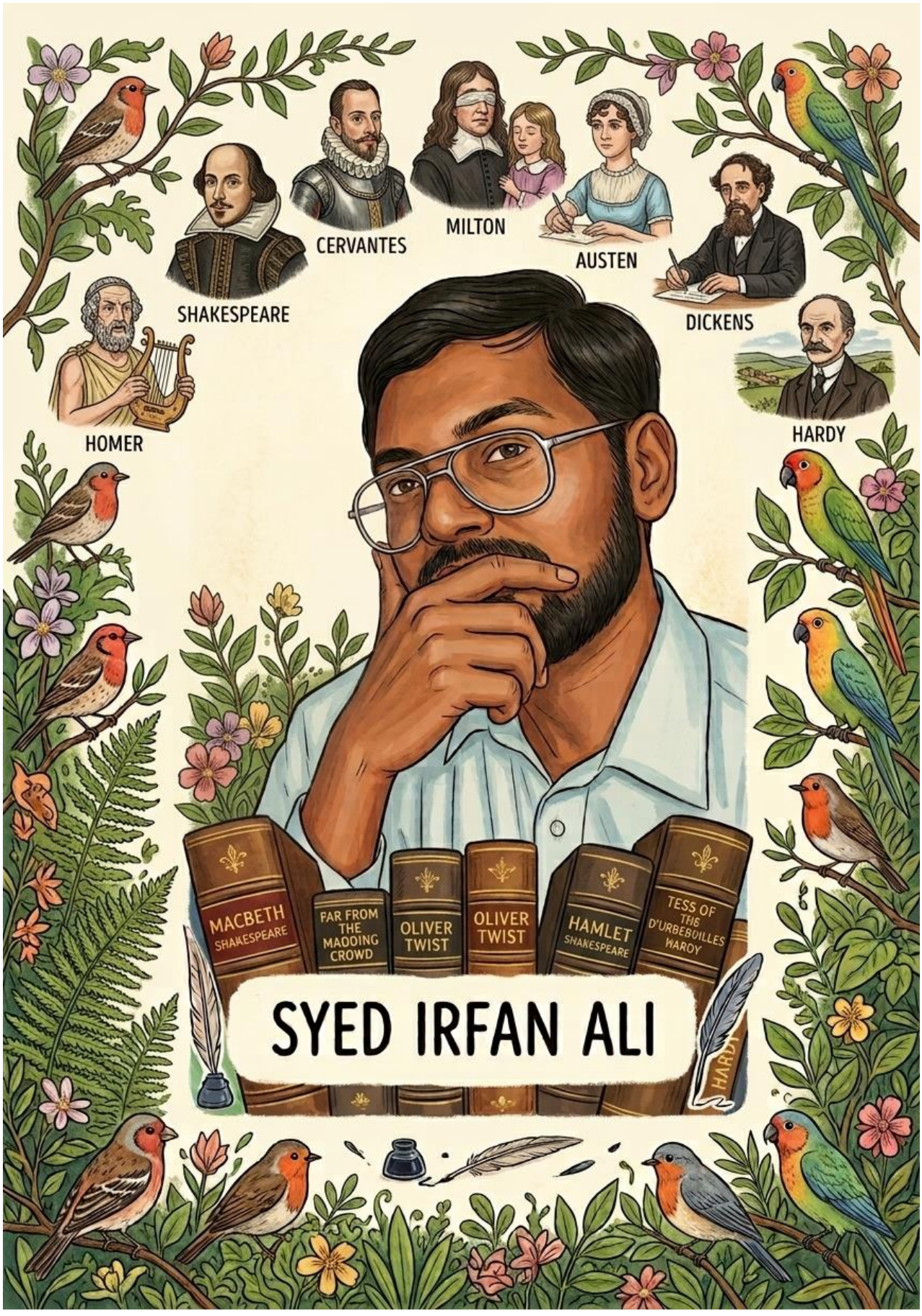
HOMER
SHAKESPEARE
CERVANTES
MILTON
AUSTEN
DICKENS
HARDY
MACBETH
SHAKESPEARE
FAR FROM THE MADDING CROWD
OLIVER TWIST
OLIVER TWIST
HAMLET
SHAKESPEARE
TESS OF THE D'URBERVILLES
HARDY
SYED IRFAN ALI

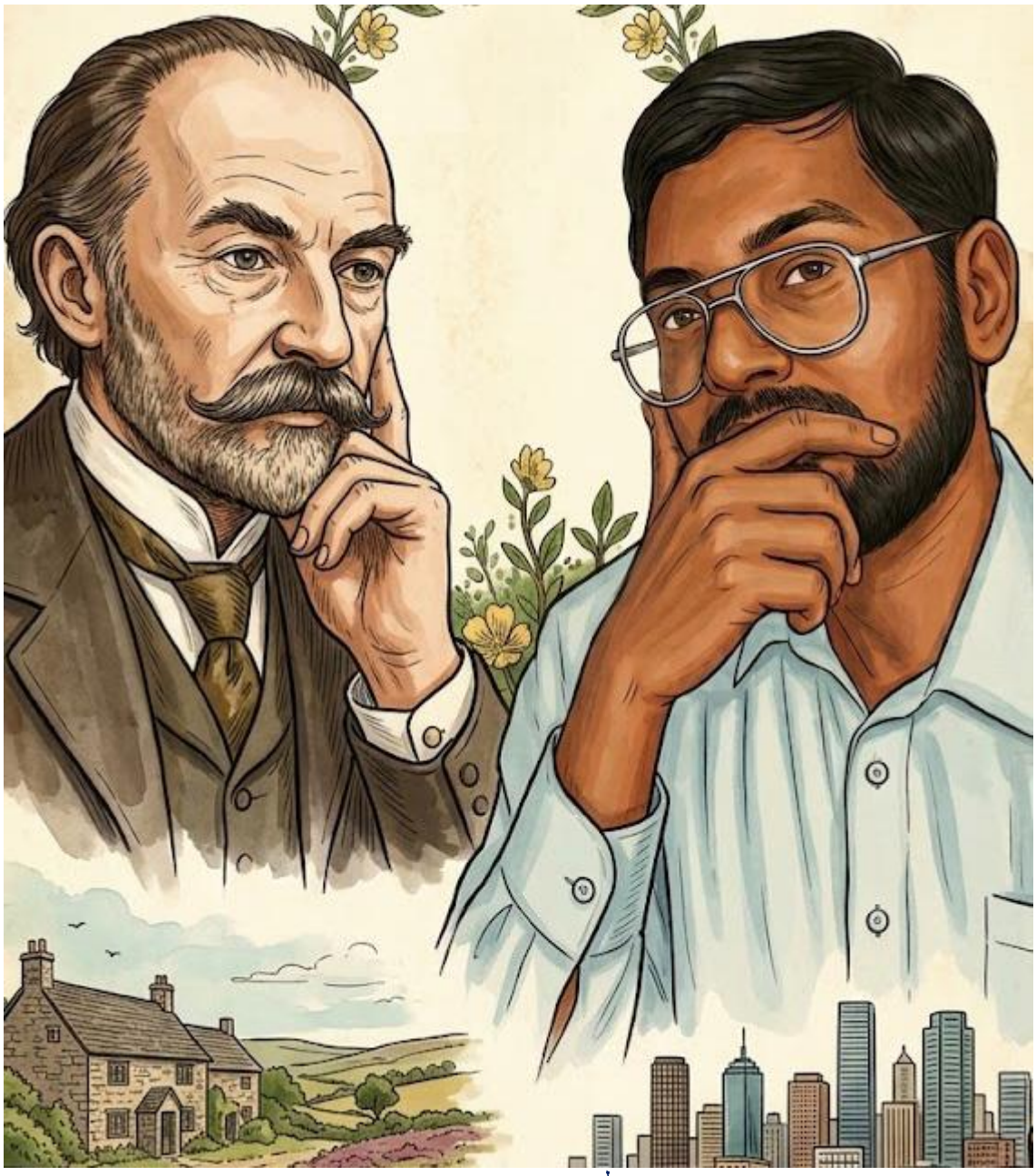

تھامس ہارڈی سید عرفان علی